بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا — اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

روزنامہ الفضل ربوہ — بروز شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۱۰ احسان ۱۳۴۶ھش ۲۹ صفر ۱۳۸۷ھ ۱۰ جون ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۲۶

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۹ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

—• ربوہ ۹ جون محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ سے ملاقاتوں کے متعلق

ضروری اعلان

۱۰ جون سے شروع ہونے والے ہفتے کے دوران صرف دو دن یعنی ہفتہ۔ اتوار۔ (۱۰-۱۱ جون) ہی کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں ہونگی۔ بدھ اور جمعرات کو ملاقات نہیں ہوگی۔ احباب مطلع رہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومنوں کو کسی بھی ابتلاء پر گھبرانا نہیں چاہیئے۔

ابتلاء مومن کی وفاداری کو مستحکم بناتا ہے اور کچے اور غدّار کو الگ کر دیتا ہے

”جب اللہ تعالیٰ کسی آسمانی سلسلہ کو قائم کرتا ہے تو ابتلاء اس کی جزو ہوتے ہیں جو اس سلسلہ میں داخل ہوتا ہے ضروری ہوتا ہے کہ اس پر کوئی نہ کوئی ابتلاء آوے تاکہ اللہ تعالیٰ سچے اور مستقل مزاجوں میں امتیاز کر دے اور صبر کرنے والوں کے مدارج میں ترقی ہو۔ ابتلاء کا آنا بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔ کیا لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ وہ صرف اتنا کہنے پر ہی چھوڑ دیئے جاویں کہ ہم ایمان لائے اور ان پر کوئی ابتلاء نہ آوے۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے کہ وہ غداروں اور کچوں کو الگ کر دے۔ پس ایمان کے بعد ضروری ہے کہ انسان دکھ اٹھاوے۔ بغیر اس کے ایمان کا کچھ مزا ہی نہیں ملتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو کیا کیا مشکلات پیش آئیں اور انہوں نے کیا کیا دکھ اٹھائے۔ آخر ان کے صبر پر اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑے بڑے مدارج اور مراتب عالیہ عطا کئے۔ انسان جلد بازی کرتا ہے اور ابتلاء آتا ہے۔ تو اس کو دیکھ کر گھبرا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ دنیا ہی رہتی ہے اور نہ دین ہی رہتا ہے۔ مگر جو صبر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور ان پر انعام و اکرام کرتا ہے۔ اس لئے کسی ابتلاء پر گھبرانا نہیں چاہیئے۔ ابتلاء مومن کو اللہ تعالیٰ کے اور بھی قریب کر دیتا ہے اور اس کی وفاداری کو مستحکم بناتا ہے۔ لیکن کچے اور غدّار کو الگ کر دیتا ہے۔“

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۹۹-۱۰۰)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک

امید ہے احباب فاؤنڈیشن کے وعدہ کا ⅓ تیس جون تک ضرور ادا کر دیں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت سے کامل امید رکھتے ہوئے اور اپنے رب عزیز سے دعا کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ دوست فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ کا ⅓ سال رواں میں (جو ۳۰ جون ۱۹۶۷ء کو ختم ہو رہا ہے) ضرور ادا کر دیں گے۔ جن دوستوں نے گزشتہ جون ۱۹۶۶ء تک رقوم ادا کی تھیں انہیں اس سال ۳۰ جون تک دوسری قسط ادا کرنے کی خاص کوشش فرمانی چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ کا ارشاد ہے

”میں کامل امید رکھتا ہوں اور اپنے رب سے دعا بھی کرتا ہوں کہ وہ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم (فضل عمر فاؤنڈیشن) فنڈ میں سال رواں کے اندر ایک تہائی سے کہیں زیادہ رقم ادا کر دیں کیونکہ اس سے جو کام کئے جانے والے ہیں۔ ان کے متعلق یہ ابھی فیصلہ ہے کہ اصل رقم کو محفوظ رکھا جائے اور پھر اس کی آمد سے وہ کام کئے جائیں جو حضرت المصلح الموعودؓ کو محبوب اور پیارے تھے۔“

یقین واثق ہے کہ احباب سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس نیک و مبارک تمنا کو پورا کرنے کے لئے ہر ممکن سعی کر کے عند اللہ اجر عظیم کے مستحق ہوں گے

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ جون سنہ ۶۷

دُعا کا ہتھیار

چند روز ہوئے اخبارات میں صدر ناصر کا ایک مغربی رپورٹر کے ساتھ ایک انٹرویو شائع ہوا تھا۔ ایک سوال کے جواب میں صدر ناصر نے یہ کہا کہ عرب دنیا کے تعلق میں اسرائیل کا مسئلہ سمجھنے کے لئے یہ قیاس کرو کہ مثلاً امریکہ کی کسی ایک ریاستوں میں زبردستی ایک غیر قوم لا کر بسا دی جائے۔

صدر ناصر کی یہ بات مسئلہ اسرائیل کو سمجھنے کے لئے نہایت واضح دلیل ہے حقیقت یہ ہے کہ مغربی طاقتوں نے سوچی سمجھی ہوئی تجویز سے دنیائے عرب میں اسرائیل کا وجود قائم کیا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ایک مغربی سیاستدان نے کہا ہے۔ کہ اگر اسرائیل مٹ جائے تو مغربی دنیا کا اثر مشرق وسطیٰ میں ختم ہو جاتا ہے۔

ان حقائق سے واضح ہو سکتا ہے کہ اس وقت دنیائے عرب ہی نہیں بلکہ تمام دنیائے اسلام پر اسرائیل کی وجہ سے جو مصیبت آگئی ہے۔ اس کی ذمہ داری مغربی بڑی طاقتوں پر عائد ہوتی ہے۔ جو خبریں عرب ذرائع سے آرہی ہیں۔ ان میں بھی بالوضاحت اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ نہ صرف اسرائیل کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔ بلکہ عملاً اسرائیل کو عربوں کے خلاف مدد دے رہے ہیں۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس وقت اسرائیل کے وجود کی وجہ سے اسلامی دنیا پر کیا قیامت برپا ہے۔ جہاں تک مادی طاقت کا تعلق ہے مغربی اقوام کے پاس ہے۔ اور اگرچہ فرانس اور روس بظاہر اسرائیل کی مدد نہیں کر رہے۔ مگر ان پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ روس بے شک لفظاً عرب دنیا کے ساتھ اپنی ہمدردیاں ظاہر کرتا ہے۔ لیکن اگر چینی ذرائع پر اعتبار کیا جائے۔ تو روس کی حالت بھی قابل اطمینان نہیں ہے۔ رہا چین تو اگرچہ اس نے ہر طرح کی مدد کا اعلان کیا ہے۔ مگر اس کی مدد کے باوجود بھی مغربی طاقتیں مشرق وسطیٰ میں اپنا اثر قائم رکھنے کے لئے عربوں کو سخت نقصان پہنچا سکتی ہیں۔

اس میں بھی شک نہیں کہ عربوں کا اتحاد جو آج ہوا ہے۔ وہ بھی بہت بڑی طاقت ہے۔ لیکن مغربی طاقتیں بہرحال سخت خطرے کا باعث ہیں۔ اس وقت مسلمان اقوام بے شک پہلے کی نسبت بہت بیدار ہو چکی ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ جو قومیں کل تک ایک دوسرے کے خلاف برسرِ جنگ تھیں۔ اس مشترکہ خطرہ کو دیکھ کر اپنے اندرونی جھگڑے بھول گئی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ان دعاؤں کی وجہ سے ہے۔ جو مسلمان اس حادثہ کے متعلق کرتے رہے ہیں۔ اور جو عزم بالجزم اس وقت ان سے ظاہر ہو رہا ہے یہ بھی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے۔

الغرض اگر مادی طاقتوں کو دیکھا جائے تو مسلمان اقوام مغربی اقوام کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ اس لئے ہمارا سب سے بڑا ہتھیار دعا ہے۔ اسلام ہمیشہ پہلے بھی دعا ہی سے فتح یاب ہوتا رہا ہے۔ اور ہمیشہ اپنے سے بڑی بڑی طاقتوں کو شکست دیتا رہا ہے اور اب بھی دعا ہی سے ہمیں کامیابی ہوگی۔ یاد رہے کہ اس سے مطلب ترک اسباب نہیں۔ بلکہ اسباب بھی دعا ہی کا حصہ ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت عالم اسلام پر ایک بہت بھاری ابتلا آیا ہے اور یہ ابتلاء مسلمانوں کی شامتِ اعمال کا ہی نتیجہ ہے۔ مسلمانوں نے عقلمندوں کے بہکانے سے قرآن و سنت کا دامن چھوڑ دیا ہوا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مسلمان دین کو چھوڑ کر فسق و فجور کے گڑھوں میں گر گئے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں عزم و ہمت ان سے کنارہ کش ہو گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس حقیقت کو بالصراحت بیان کر دیا ہوا ہے کہ جب تک مسلمان اسلام کا دامن تھامے رہیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ پروگرام پر چلتے چلے جائیں گے۔ ان کو دن دوگنی ترقیاں حاصل رہیں گی۔ لیکن جب وہ بد عملی اختیار کر لیں گے۔ اور داناؤں کی نکموں کو الٰہی تعلیم ... دینے لگیں گے۔ تو دین کے ساتھ دنیا بھی ان کے ہاتھ سے نکل جائے گی۔ جو لوگ صرف دنیا کے ہو کر رہتے ہیں۔ ان کی بات علیحدہ ہے وہ اپنی محنت اور مشقت کا پھل جو وہ دنیا کے لئے کرتے ہیں۔ یہیں حاصل کر لیتے ہیں۔ تاہم ان دنیاوی نعماء کے باوجود ان کو کبھی صحیح پُر اطمینان زندگی حاصل نہیں ہوتی۔

مادی طاقت بے شک بڑی طاقت ہے۔ لیکن یہ اپنی ذات میں نہ اچھی ہے نہ بُری ہے۔ اس کا اچھا یا بُرا ہونا اس ہستی پر منحصر ہے۔ جس کو یہ حاصل ہوتی ہے۔ بے شک آج ہم دیکھتے ہیں کہ مغربی ممالک کے لوگوں کو مادی طاقت بے پناہ حد تک حاصل ہے۔ مگر اس کے باوجود اور باوجود اس کے کہ وہ سائنس اور علوم میں بڑی ترقی کر چکے ہیں۔ ان کا معاشرہ روز بروز خود گندہ اور خطرناک ہوتا جا رہا ہے۔ ان کا ہی کیا بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی ریس میں جو مشرقی لوگ بھی مغربی معاشرہ اختیار کر رہے ہیں سکون قلب اور تسکین روح ان کو بھی حاصل نہیں۔ لہذا وہ صحیح زندگی کا راستہ کھو چکے ہیں اور پریشانیوں کی پگڈنڈیوں پر پراگندہ ہو رہے ہیں۔ خاندانی اور معاشرتی اطمینان ان سے دور ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں خودکشیوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ ہو رہی ہے۔ اور ہمیں ڈر ہے کہ یہ مرض کسی روز شائد قومی سطح اختیار نہ کر لے۔ اور مذہبی قسم کی کوئی چیز نہ بن جائے۔ جس طرح ہندوستان میں ایسے فرقے پیدا ہو گئے تھے۔ جنہوں نے خود کو فنا کرنا ہی نجات کا ذریعہ قرار دے لیا۔ چنانچہ اس قسم کے مذاہب اب امریکہ اور مغربی ممالک میں بھی نمودار ہو رہے ہیں۔ لہذا مادی طاقت کی فراوانی کوئی اطمینان بخش ذریعہ زندگی بسر کرنے کا مہیا نہیں کرتی اس خلا کو صرف مذہب اور صحیح مذہب ہی پُر کر سکتا ہے۔ آج دنیا میں صرف اسلام ہی وہ مذہب ہے۔ جو ایسی طاقت رکھتا ہے۔ مغربی معاشرہ کا ڈھانچ فرسودہ ہو چکا ہے۔ اور خود اہل مغرب بھی اس کو محسوس کرنے لگے ہیں۔ اور وہ کسی ایسے مذہب کی تلاش میں ہیں۔ جو ان کو قلبی اطمینان دے سکے۔ اس لئے مغرب پر فتح پانے کا اس وقت سب سے بڑا ہتھیار وہی ہے۔ جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ یعنی اسلام کا احیا جس کے یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر اعتماد ازسرِ نو زندہ کیا جائے۔ اور اس کا طریقہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجدد دین بھیجتا ہے۔ آج بھی اس نے اس زمانہ کے نقشہ کے قدوقامت کے مطابق ایک مجدد برپا کیا ہے۔ جو اس طوفان سے دنیا کو بچا سکتا ہے۔ جس میں دنیا نے اپنے آپ کو مبتلا کر دیا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی دوبارہ فتح کا ذریعہ اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر "دعا" ہی کو قرار دیا ہے۔ جماعت احمدیہ اس کا زندہ تجربہ کرتی رہتی ہے۔ اس وقت مغربی خروج کی وجہ سے جو ابتلاء مسلمانوں پر آیا ہوا ہے۔ اس کا علاج بھی دعا ہے۔ اس لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی توجہ اس وقت خاص طور پر دعا کی طرف مبذول کرائی ہے۔ جیسا کہ کل کے الفضل میں پہلے صفحہ پر شائع ہوا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ دوست انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی اس وقت مسلمانوں کی فتح کے لئے دعائیں کریں گے جو انشاء اللہ یقیناً منظور ہوں گی۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اولاد کی تربیت

—• اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے۔ اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔

—• آپ الفضل ایسے دینی اخبار کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔ (مینجر الفضل ربوہ)

اسرائیلی حکومت کے قیام اور اس کی تباہی سے متعلق قرآنی پیشگوئی

اور

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (ایدہ اللہ) کی طرف سے عربوں کی فتح کے لئے دعائے خاص کی تحریک

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

۱۴ رمئی ۱۹۴۸ء کا دن پورے عالم اسلام کے لئے ایک افسوسناک دن تھا کیونکہ اس روز یہودیوں کی جنرل کونسل نے مغربی طاقتوں کے بل بوتے پر تل ابیب کے مقام پر مملکت اسرائیل کے قیام کا اعلان کیا۔

سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس روح فرسا حادثہ پر ۲۱ رمئی ۱۹۴۸ء کو "اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ" کے عنوان سے ایک اہم مضمون لکھا جس میں تحریر فرمایا:-

"کشمیر کا معاملہ پاکستان کے لئے نہایت اہم ہے لیکن فلسطین کا معاملہ سارے مسلمانوں کے لئے نہایت اہم ہے کشمیر کی چوٹ بالواسطہ پڑتی ہے فلسطین کی چوٹ بلاواسطہ پڑتی ہے فلسطین ہمارے آقا اور مولا کی آخری آرامگاہ کے قریب ہے جن کی زندگی میں بھی یہودی ہر قسم کے نیک سلوک کے باوجود بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے ان کی ہر قسم کی مخالفت کرتے رہے تھے۔ اکثر جنگیں یہود کے اکسانے پر ہوئی تھیں کسریٰ کو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کروانے پر انہوں نے ہی اکسایا تھا۔ خدا نے ان کا مُنہ کالا کیا مگر انہوں نے اپنے خبث باطن کا اظہار کر دیا۔ غزوہ احزاب کی لیڈری یہود ہی کے ہاتھ میں تھی۔ سارا عرب اس سے پہلے کبھی اکٹھا نہ ہؤا تھا مکہ والوں میں ایسی قوتِ انتظام تھی ہی نہیں یہ مدینہ سے جلاوطن شدہ یہودی قبائل ہی کا کارنامہ تھا کہ انہوں نے سارے عرب کو اکٹھا کر کے مدینہ کے سامنے لا ڈالا۔ خدا نے اُن کا بھی مُنہ کالا کیا مگر یہود نے اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہ رکھی۔۔۔ بدبخت یہودی جس کو قرآن کریم مسلمان کا سب سے بڑا دشمن قرار دیتا ہے اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر پر بلایا اور صلح کے دھوکہ میں چکی کا پاٹ کوٹھے پر سے پھینک کر آپ کو مارنا چاہا خدا تعالیٰ نے آپ کو اس منصوبہ کی خبر دی اور آپ سلامت وہاں سے نکل آئے۔ یہودی قوم کی ایک عورت نے آپ کی دعوت کی اور زہر ملا ہؤا کھانا آپ کو کھلایا آپ کو خدا تعالیٰ نے اس موقعہ پر بھی بچا لیا مگر یہودی قوم نے اپنا اندرونہ ظاہر کر دیا۔ یہی دشمن ایک مقتدر حکومت کی صورت میں مدینہ کے پاس سر اٹھانا چاہتا ہے۔ شائد اس نیت سے کہ اپنے قدم مضبوط کر لینے کے بعد وہ مدینہ کی طرف بڑھے جو مسلمان یہ خیال کرتا ہے کہ اس بات کے امکانات بہت کمزور ہیں اس کا دماغ خود کمزور ہے۔ عرب اس حقیقت کو سمجھتا ہے عرب جانتا ہے کہ اب یہودی عرب میں سے عربوں کو نکالنے کی فکر میں ہے اس لئے وہ اپنے جھگڑے اور اختلاف کو بھول کر متحدہ طور پر یہودیوں کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو گیا ہے کیا یہ معاملہ صرف عرب سے تعلق رکھتا ہے ظاہر ہے کہ نہ عربوں میں اس مقابلہ کی طاقت ہے اور نہ یہ معاملہ صرف عربوں سے تعلق رکھتا ہے سوال فلسطین کا نہیں سوال مدینہ کا ہے۔ سوال یروشلم کا نہیں سوال خود مکہ مکرمہ کا ہے۔ سوال زید اور بکر کا نہیں سوال محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کا ہے۔"

(الفضل ۲۱ رمئی ۱۹۴۸ء)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اسرائیلی حکومت کے عزائم بے نقاب کرنے کے بعد دنیا بھر کے مسلمانوں کے سامنے آزادی فلسطین کے لئے ایک عالمی فنڈ قائم کر کے آلاتِ حرب خریدنے اور اسلام کے اس ازلی دشمن کو صفحہ ہستی سے مٹا کر دم لینے کی زبردست تحریک کی اور درد بھرے الفاظ میں ان کو دعوتِ اتحاد دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"مَیں مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس نازک وقت کو سمجھیں اور یاد رکھیں کہ آج رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ لفظ بلفظ پورا ہو رہا ہے یہودی اور عیسائی اور دہریہ مل کر اسلام کی شوکت کو مٹانے کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔ ۔۔۔ کیا اس موقعہ پر جبکہ اسلام کی جڑوں پر تبر رکھ دیا گیا ہے جب مسلمانوں کے مقاماتِ مقدسہ حقیقی طور پر خطرے میں ہیں وقت نہیں آیا کہ آج پاکستانی، افغانی، ایرانی، ملائی، انڈونیشین، افریقن بربر اور ترکی سب اکٹھے ہو جائیں اور عربوں کے ساتھ مل کر اس حملہ کا مقابلہ کریں جو مسلمانوں کی قوت کو توڑنے اور اسلام کو ذلیل کرنے کے لئے دشمن نے کیا ہے۔"

آخر میں حضور نے تحریر فرمایا:-

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی ایک دفعہ پھر فلسطین میں آباد ہوں گے لیکن یہ نہیں کہا گیا کہ وہ ہمیشہ کے لئے آباد ہوں گے۔ فلسطین پر ہمیشہ کی حکومت عباد اللہ الصالحون کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ پس اگر ہم تقویٰ سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ کی پہلی پیشگوئی اس رنگ میں پوری ہو سکتی ہے کہ یہود نے آزاد حکومت کا وہاں اعلان کر دیا ہے لیکن اگر ہم نے تقویٰ سے کام نہ لیا تو وہ پھر وہ پیشگوئی لمبے وقت تک پوری ہوتی چلی جائے گی اور اسلام کے لئے ایک نہایت خطرناک دھکا ثابت ہو گی۔ پس ہمیں چاہیئے اپنے عمل سے اپنی قربانیوں سے اپنے اتحاد سے اپنی دعاؤں سے اپنی گریہ وزاری سے اس پیشگوئی کا عرصہ تنگ سے تنگ کر دیں اور فلسطین پر دوبارہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کے زمانہ کو قریب سے قریب تر کر دیں اور مَیں سمجھتا ہوں اگر ہم ایسا کر دیں تو اسلام کے خلاف جو رَو چل رہی ہے وہ اُلٹ پڑے گی عیسائیت کمزوری و انحطاط کی طرف مائل ہو جائے گی اور مسلمان پھر ایک دفعہ بلندی اور رفعت کی طرف قدم اٹھانے لگ جائیں گے شاید یہ قربانی مسلمانوں کے دلوں کو بھی صاف کر دے اور ان کے دل بھی دین کی طرف مائل ہو جائیں۔ پھر دنیا کی محبت ان کے دلوں سے سرد ہو جائے پھر خدا اور اسکے رسولؐ اور ان کے دین کی عزت اور احترام پر وہ آمادہ ہو جائیں۔"

(الفضل ۲۱ رمئی ۱۹۴۸ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کا یہ قیمتی مضمون اُن دنوں ایشیائی مسلم ممالک میں بکثرت تقسیم کیا گیا تھا اور اس نے شام، لبنان، اردن اور دوسرے عرب ملکوں میں ایک ہلچل پیدا کر دی تھی۔ چنانچہ عربی پریس مثلاً اخبار "الیوم" "الف باء" "الکفاح" "النہار" "الاخبار" "القبس" "النصر" "الیقظہ" "صوت الاحرار" "الحقیقۃ" اور "الاردن" وغیرہ نے اس مضمون کے اقتباسات شائع کئے اور لکھا کہ مسئلہ فلسطین کا یہ حل نہایت دُور اندیشی پر مبنی ہے اور عرب ملکوں کے حق میں کارگر اور مؤثر پراپیگنڈا ہے شام اور لبنان کے اونچے سرکاری و غیر سرکاری طبقے اس سے خاص طور پر متاثر ہوئے۔

صیہونیت کے خفیہ عزائم جن کی طرف حضرت مصلح موعودؓ نے اشارہ فرمایا تھا ٹھیک اٹھارہ سال کے بعد حقیقت بن کر سامنے آ گئے ہیں اور اسرائیل نے عرب ملکوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے خونریز جنگ شروع کر دی ہے اور مشرق وسطیٰ کے مسلمان ایک خوفناک آگ کی لپیٹ میں آ چکے ہیں ظلم وستم کی حد یہ ہے کہ مغربی طاقتیں زبان سے "غیر جانبداری" کا نعرہ بلند کرنے کے باوجود عرب ملکوں کو تباہ کر دینے کی سازش میں یہودیوں کے ساتھ برابر کی شریک ہیں۔

اس انتہائی نازک فضا میں اگرچہ یہ بات بے حد خوشکن اور حوصلہ افزا ہے کہ اسرائیل کے مقابل پورا عالم اسلام اتحاد کی شاندار روح کے ساتھ ڈٹ کر کھڑا ہو گیا ہے مگر حق یہ ہے کہ مسلمانانِ عالم اس جنگ میں زندگی اور موت کی بازی لگا کر ایک فیصلہ کن مرحلہ میں داخل ہو چکے ہیں اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ مستقبل میں حالات کیا پلٹا کھائیں اور استعماری طاقتیں اپنے حلیف کی امداد و اعانت کے لئے کیا کیا سیاسی ہتھکنڈے بروئے کار لائیں۔ اگر جنگ بند کرا دی گئی تو مشرق وسطیٰ کا سیاسی نقشہ کیا ہو گا اور اگر کچھ وقت اَور جاری رہی تو مسلم ممالک اپنی کوششوں میں کہاں تک کامیاب ہوں گے یا اگر ان پر دشمن کی فوجوں کا دباؤ یکایک بڑھ گیا تو اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟

امید و بیم کی اس کیفیت میں جبکہ حالات لمحہ بلمحہ مخدوش نظر آ رہے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدا تعالیٰ کے القاءِ خاص سے عربوں کی کامیابی اور فتحیابی کے لئے دعائے خاص کی تحریک فرمائی ہے جو الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ سیدنا حضرت

مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی پاک اور خارق عادت اور حیرت انگیز تاثیرات کا اپنی کتابوں اور ملفوظات میں بار بار تذکرہ فرمایا ہے۔ "برکات الدعا" میں حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی در اصل استجابت دعا ہی ہے اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشہ دکھلا رہے ہیں وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بِعَدَدِ ھَمِّہٖ وَغَمِّہٖ وَحُزْنِہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَنْزِلْ عَلَیْہِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلَی الْاَبَدِ اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔"

حضور علیہ السلام ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:۔

"ابتدائے اسلام میں بھی جو کچھ ہوا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ تھا جو کہ مکہ کی گلیوں میں خدا تعالیٰ کے آگے رو رو کر آپ نے مانگیں۔ جس قدر عظیم الشان فتوحات ہوئیں کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا وہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا اثر تھا ورنہ صحابہ کی قوت کا تو یہ حال تھا کہ جنگِ بدر میں صحابہ کے پاس صرف تین تلواریں تھیں اور وہ بھی لکڑی کی بنی ہوئی تھیں۔ قوم کو چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے تقویٰ اور طہارت کو اختیار کرے اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے تب ہی کچھ بن سکے گا۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۶۱)

پس موجودہ حالات میں عرب ممالک کی نمایاں فتح کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں اور آستانہ الوہیت پر اس طرح درد و سوز اور الحاح وزاری کے ساتھ گڑگڑانا چاہیئے کہ عرشِ الٰہی بھی ہل جائے اور خدا تعالےٰ خود آسمان سے اس طرح اپنی فوجوں کے ساتھ اُتر آئے جس طرح وہ اپنے جلووں کے ساتھ ستمبر ۱۹۶۵ء میں نازل ہوا تھا اور دشمن کا سر ہمیشہ کے لئے کچل دیا جائے۔

ہمیں یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ حالات خواہ کیا صورت اختیار کر جائیں اسلام اور مسلمانوں کی ترقی اور سربلندی کا آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فتح و کامرانی کے نوبت خانے خدائی فرشتوں کے ذریعہ بج رہے ہیں۔ چنانچہ سیدنا المصلح الموعودؓ نے دسمبر ۱۹۴۸ء میں اعلان فرمایا تھا۔

"اسلام کی ترقی خدائی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے یہ قطعی اور یقینی بات ہے کہ اسلام اب آگے ہی کی طرف قدم بڑھائیگا اب اسلام ہی کے غالب ہونے کی باری ہے اب کفر کے غالب ہونیکی باری ختم ہو چکی ہے۔"

(الفضل ۲۸ دسمبر ۱۹۴۸ء صفحہ ۲ کالم ۳)

خصوصاً اسرائیلی حکومت کی نسبت تو قرآن مجید اور حدیث کی واضح پیشگوئی ہے کہ جلد یا بدیر بالآخر یہ سلطنت خدا کے غضب کا شکار ہو کر صفحہ عالم سے حرفِ غلط کی طرح مٹا دی جائے گی اور ایک وقت یقیناً ایسا آئے گا جبکہ فلسطین پر اسلامی جھنڈا پوری شان سے لہرائے گا۔ انشاء اللہ۔

چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۂ انبیاء کے آخری رکوع کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"جب ہم کہتے ہیں عارضی طور پر تو لازماً اس کے معنے یہ ہیں کہ پھر مسلمان فلسطین میں جائیں گے اور بادشاہ ہوں گے اور لازماً اس کے یہ معنے ہیں کہ یہ سارا نظام جس کو یو این او کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور پھر اس جگہ پر لا کر مسلمانوں کو بسائیں۔

دیکھو حدیثوں میں بھی یہ پیشگوئی آتی ہے حدیثوں میں یہ ذکر ہے کہ فلسطین کے علاقہ میں اسلامی لشکر آئے گا اور یہودی اس سے بھاگ کر پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے اور جب کوئی مسلمان سپاہی کسی پتھر کے پاس سے گزرے گا تو وہ پتھر کہے گا کہ اے مسلمان خدا کے سپاہی میرے پیچھے ایک یہودی کافر چھپا ہوا ہے اس کو مار۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی تھی اس وقت کسی یہودی کا فلسطین میں نام و نشان بھی نہیں تھا۔ پس اس حدیث سے صاف پتہ لگتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پیشگوئی فرماتے ہیں کہ ایک وقت میں یہودی اس ملک پر قابض ہوں گے مگر پھر خدا مسلمانوں کو غلبہ دے گا اور اسلامی لشکر اس ملک میں داخل ہوں گے اور یہودیوں کو چُن چُن کر چٹانوں کے پیچھے ماریں گے .... یہ خدا تعالیٰ کے عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے لوگ لازماً اس ملک میں جائیں گے نہ امریکہ کے ایٹم بم کچھ کر سکتے ہیں نہ ایچ بم کچھ کر سکتے ہیں نہ روس کی مدد کچھ کر سکتی ہے یہ خدا کی تقدیر ہے یہ تو ہو کر رہنی ہے چاہے دنیا کتنا زور لگا لے۔"

("تفسیر کبیر" جلد چہارم صفحہ ۵۷۶)

اسی طرح حضورؓ نے تفسیر صغیر میں سورۂ انبیاء کی آخری آیات کی تشریح میں تحریر فرمایا:۔

(۱) "یعنی بے شک آخری ایّام میں ایک دفعہ یہودی فلسطین پر قابض ہو جائیں گے مگر مسلمانوں کو مایوس نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ ان کا نبی رحمت ہو کر آیا ہے اس کے ساتھ تعلق ان کو گھاٹے میں نہیں ڈالیگا۔"

(۲) "یعنی پھر کبھی یہود فلسطین میں داخل نہیں ہوں گے۔"

(۳) "اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے مسلمانوں کے لئے پہلے ہی دعا کروا دی ہے کہ خدا تعالیٰ فلسطین اُنکو ٭ دیدے اور ان کی صداقت ثابت کر دے ہمیں یقینِ کامل ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دُعا کبھی رد نہیں ہوگی اور دنیا اس کا قبول ہونا اپنی آنکھوں سے دیکھے گی نہ روس اسرائیل کو فائدہ دیگا اور نہ امریکہ۔"

٭ جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

ایک ہونہار بچّے کی دَردناک وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مؤرخہ ۵ رجون ۱۹۶۷ء کو سوا پانچ بجے شام مکرم محمد احمد صاحب واچ میکر محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کا ہونہار بچہ عزیز منیر احمد بارہ سال کی عمر میں بس کے ایک حادثہ میں اچانک وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ بچّہ بہت نیک اور سعید بچّہ تھا حتی الامکان نماز جماعت ادا کرتا تھا۔ چھٹی جماعت میں پڑھتا تھا اس کے والد مکرم محمد احمد صاحب ڈوگر قادیان میں درویش رہ چکے ہیں اور اسکے دادا مکرم محمد اسمٰعیل صاحب اب بھی قادیان میں درویش ہیں۔ جن حالات میں اچانک بچّہ کی وفات ہوئی انہوں نے اِس حادثہ کو بہت دردناک بنا دیا ہے۔

اگلے روز مؤرخہ ۶ رجون کو بعد نماز عصر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اور پھر جنازہ کو کندھا بھی دیا جس کے بعد جنازہ ربوہ کے عام قبرستان میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بچّے کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اس کے غمزدہ والد۔ والدہ اور دیگر تمام لواحقین کو محض اپنے فضل سے صبرِ جمیل کی توفیق دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔

درخواستِ دُعا۔ میری دختر عزیزہ جاویدہ مبارکہ امسال انٹر سائنس میڈیکل گروپ کا امتحان دے رہی ہے احباب سے اسکی نمایاں کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(محمد یونس ویلفیئر انسپکٹر ریلوے سکھر)

قسط نمبر ۳

قرآن کریم کے مقطعات

مکرم ملک رفیق احمد صاحب سعید جامعہ احمدیہ ربوہ

میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا نظریہ

حضرت میر صاحب اپنی کتاب "مقطعات قرآنی" میں فرماتے ہیں :-

"یہ الٓمّٓ الف اور ل اور م کا مجموعہ ہے الف سے مراد انعمت علیہم کا گروہ ہے ل سے ضالین مراد ہیں اور م سے مغضوب علیہم۔ غرض اس سورۃ میں اکثر ذکر تفصیلی طور پر انہی تین جماعتوں کا ہوگا"

تنویر المقباس (یہ تفسیر ابن عباسؓ کی طرف منسوب ہے) میں لکھا ہے

یَقُوْلُ اَلِفٌ اَللّٰہُ لَامٌ جِبْرِیْلُ مِیْمٌ مُحَمَّدٌ وَیُقَالُ اَلِفٌ آلَاؤُہٗ لَامٌ لُطْفُہٗ۔ مِیْمٌ مُلْکُہٗ ... مِیْمٌ اِبْتِدَاءُ مَجِیْدٍ ... وَیُقَالُ قَسَمٌ اَقْسَمَ بِہٖ

یعنی کہتے ہیں کہ الف سے مراد اللہ لام سے مراد جبریل میم سے مراد محمد ہیں۔ اور کہا گیا ہے

الف سے مراد آلَاؤُہٗ (اس کی نعمتیں) لام سے مراد اس کی نوازشیں اور میم سے مراد اس کا ملک ہے . . . . . میم مجید کا ابتدائی حرف ہے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے۔

ان مقطعات کی تشریح کے سلسلہ میں تفسیر الخازن میں لکھا ہے۔ کہ ان حروف میں مشرکین کو یہ چیلنج دیا گیا ہے۔ کہ یہ قرآن مجید ان ہی حروف سے ہے جن کو تم استعمال کرتے ہو۔ اگر تم میں طاقت ہے تو اس جیسا قرآن مجید تیار کرکے ہمیں دکھاؤ

وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ وَادْعُوْا شُھَدَآءَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ یعنی اگر تم اس کلام کے بارہ میں شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر اتارا ہے تو تم اس جیسی کوئی سورۃ لے آؤ اور اپنے گواہوں کو بلاؤ اللہ تعالیٰ کے سوا

۲۔ سورۃ آل عمران

سورۃ آل عمران قرآن مجید کی ترتیب کے لحاظ سے دوسری سورۃ ہے اس کے ابتداء میں بھی الٓمّٓ استعمال ہوا۔ الٓمّٓ کی وہی تفسیر اکثر مفسرین نے بیان کی ہے جو کہ اس سے قبل سورۃ البقرۃ میں آ چکی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں :-

"یہ سورۃ بھی الم سے شروع ہوتی ہے ایک اور سورۃ احسب الناس ان یترکوا بھی الم سے شروع ہوتی ہے اور یہ سب مضامین میں، مقاصد میں متحد ہیں"

الاتقان جو کہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی کتاب ہے اور اس میں قرآن کریم کے علوم کا بیان ہے۔ اس میں آپ الٓمّٓ کے متعلق بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"الم میں حکمت یہ ہے کہ الف حلق کے آخری حصہ سے ادا کیا جاتا ہے جو گویا مخارج کی ابتداء ہے اور لام زبان کی نوک سے بولا جاتا ہے جو مخارج کا وسطی حصہ ہے اور میم ہونٹ سے ادا ہوتا ہے جو مخارج کا آخر ہے ان تینوں کو اکٹھا کرکے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بندہ کو چاہیئے کہ اس کے کلام کے شروع، آخر اور درمیان میں ذکر الٰہی کرے"۔

قرطبی میں لکھا ہے :-

اَنْزَلْتُ عَلَیْکَ ھٰذَا الْکِتَابَ مِنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ۔

یعنی میں نے یہ کتاب لوح محفوظ سے تجھ پر اتاری ہے۔

تاویلات النجمیۃ میں لکھا ہے

"الم میں الف میں قیام، لام میں رکوع اور میم میں سجدہ کی طرف اشارہ ہے"

تنویر المقباس میں ایک زائد بات بیان کی گئی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھا ہے

اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ . . . . وَیُقَالُ قَسَمٌ اَقْسَمَ بِہٖ اِنَّ اللّٰہَ وَاحِدٌ لَا وَلَدَ لَہٗ وَلَا شَرِیْکَ لَہٗ۔

یعنی اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور کہا گیا ہے کہ ان الفاظ کیساتھ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کا کوئی بیٹا نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں۔

الٓمّٓ کی بحث کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ البقرہ کے شروع میں بحث کی ہے جسے یہاں آل عمران کے الٓمّٓ کے ساتھ درج کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ حضورؓ نے الٓمّٓ کے حاشیہ میں سورۃ البقرۃ کے نوٹ کی طرف اشارہ کیا ہے۔

حضورؓ فرماتے ہیں :-

الٓمّٓ اور اسی قسم کے اور حروف جو مختلف سورتوں کے شروع میں آئے ہیں ان میں سے ہر حرف ایک لفظ کا قائم مقام ہوتا ہے۔ مثلاً الم میں الف اَنَا کا قائمقام ہے اور لام اللہ کا قائمقام اور میم اعلم کا۔ گویا الٓمّٓ کے تینوں حروف مل کر انا اللہ اعلم کے معنے دیتے ہیں۔ یعنی میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ ان حروف کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا اُن صفات کی طرف اختصاراً اشارہ ہوتا ہے جو اس سورۃ میں بیان ہوئی ہیں جس کی ابتداء میں یہ حروف لائے جاتے ہیں۔ بعض اوقات بیان شدہ صفت کا پہلا حرف لیا جاتا ہے اور بعض اوقات کوئی اور اہم حرف۔ بعض سورتیں ایسی بھی ہیں جن سے پہلے کوئی مقطعہ نہیں رکھا گیا۔ ایسی سورتیں اپنے سے پہلی سورۃ کے تابع ہوتی ہیں جن میں کوئی مقطعہ ہوتا ہے بعض مفسرین نے ان حروف سے علم ابجد کے مطابق اعداد نکالے ہیں اور ان سے بعض واقعات کی طرف اشارہ مراد لیا ہے جو اس سورۃ میں بیان ہوئے ہیں۔ (تفسیر صغیر صفحہ ۲)

۳۔ سورۃ الاعراف

ترتیب کے لحاظ سے یہ تیسری سورۃ ہے جس سے پہلے مقطعہ استعمال ہوا ہے اور یہ مقطعہ سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران سے مختلف المٓصٓ کی شکل میں آیا ہے۔ اس کے معانی اور تفسیر کے متعلق علماء کا کیا خیال ہے۔ اور انہوں نے اس کی کیا تفاسیر کی ہیں اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں :-

المٓصٓ۔ اَنَا اَعْلَمُ۔ صَادِقُ الْقَوْلِ صَادِقُ الْوَعْدِ۔

(ضمیمہ بدر ۲۳ ستمبر ۱۹۰۹ء)

المٓصٓ :- میں جانتا ہوں سب سے زیادہ قول کا سچا۔ وعدہ کا پکا

تنویر المقباس میں بھی اس کی تفسیر کی گئی ہے اور اس میں افضل کا لفظ زائد ہے نیز قسم کا

اَلْمٓصٓ۔ یَقُوْلُ اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ وَاَفْضَلُ وَیُقَالُ قَسَمٌ اَقْسَمَ بِہٖ

یعنی وہ فرماتا ہے کہ میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا اور سب سے افضل ہوں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان الفاظ کیساتھ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے۔

انوار التنزیل جو کہ علامہ بیضاوی کی تفسیر ہے۔ آپ اس میں سورۃ الاعراف کے مقطعہ المٓصٓ کی تفسیر یوں فرماتے ہیں :-

اَلْمٓصٓ اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِمُرَادِہٖ ھٰذَا کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کی مراد کو بہتر جانتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ تفسیر صغیر کے صفحہ ۲۰۳ میں فرماتے ہیں :-

"الٓمّٓ قائم مقام ہے انا اللّٰہ اعلم کا جس کے معنے ہیں "میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں" اور ص قائمقام ہے صادق کا یعنی میں صادق ہوں۔ جو تعلیم میری طرف سے آئے گی سچ پر مشتمل ہوتی ہے یہ حروف مقطعات کہلاتے ہیں"

اَنْتَ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ

تو وہ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائیگا۔ (تذکرہ صفحہ ۳۹۳)

مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام سے ظاہر ہے کہ وقت کی قدر و قیمت کا ہمیں صحیح احساس ہو جائے تو ہمارا قدم تیز سے تیز تر ہوتا چلا جائیگا اور ہماری ترقی کی رفتار بہت بڑھ جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

قائد ایثار

تعلیم القرآن کلاس کا نصاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم جولائی ۱۹۶۷ء سے ایک ماہ کے لئے شروع ہونے والی فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا کورس حسب ذیل منظور فرمایا ہے۔ شریک ہونے والے دوستوں کی آگاہی کے لئے اسے شائع کیا جاتا ہے۔

نمبر شمار	نام مضمون	کورس	مطالعہ
۱	قرآن کریم	پہلے چھ پارے ترجمہ و تفسیر	
۲	حدیث	ریاض الصالحین (۱/۲ حصہ درسی)	طلبہ خود مطالعہ کرینگے۔ چالیس جواہر پارے (۲) نبراس المومنین
۳	کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام	نزول المسیح	
۴	عربی کے قواعد صرف و نحو	خلاصۃ النحو	
۵	علمی تقاریر	علماء سلسلہ کی ۲۰ تقاریر ہونگی (چہار یوم ہر جمعرات کو طلباء کے سوالات کے جوابات دیئے جائیں گے۔)	
۶	مشق تقاریر	(روزانہ حسب گنجائش اساتذہ کی نگرانی میں طلبہ تقریر کی مشق کرینگے مستورات کے لئے لجنہ میں انتظام ہوگا)	
۷	مطالعہ اخبارات و کتب:	خلافت لائبریری سے طلبہ استفادہ کرینگے۔ مستورات لجنہ اور کالج کی لائبریریوں سے فائدہ اٹھائیں گی	
۸	مجلس عرفان	حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس عرفان میں حاضری ہوا کرے گی۔	

طلبہ ان تمام مضامین اور تقاریر کے نوٹس لیں گے۔ کتب ہمراہ لانے کی کوشش کی جائے۔ کاپیاں قیمتاً یہاں سے مل سکیں گی۔

علاوہ ازیں سیر اور ورزش کا بھی پروگرام ہے۔ بزرگان سلسلہ سے تعارف بھی شامل ہے۔

اس کلاس میں شمولیت کرنے کے لئے جن احباب کو دفتر کی طرف سے اجازت ہو گی۔ ان میں سے بیرونی جماعتوں میں سے آنیوالوں کے قیام و طعام کا انتظام بذمہ مرکز سلسلہ احمدیہ ہوگا۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

ضروری اعلان

وہ احباب جو کسی نہ کسی رنگ میں جامعہ احمدیہ سے منسلک رہے ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اگر ان کے پاس لائبریری جامعہ احمدیہ کی کوئی کتاب ہو تو اُسے فوری طور پر لائبریری ہذا واپس کر دیں۔ ایک قومی ادارہ کی کتب کا بلا اجازت اپنے پاس رکھنا قانوناً، شرعاً اور اخلاقاً جائز نہیں۔ امید ہے متعلقہ احباب اس طرف فوری توجہ دیں گے

(صاحب المکتبۃ الکلیۃ الاسلامیۃ الاحمدیۃ بالجامعۃ الاحمدیہ)

انصار اللہ مقامی انجمن کا بازو ہے

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

”خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ دونوں مقامی انجمن کے بازو ہیں“

(الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۵۵ء)

ارشاد کی روشنی میں ہمارا فرض ہے کہ ہمارا کام کرنے کا معیار اس قدر اونچا ہو جائے کہ انصار اللہ کی ہر مجلس جماعت کا ایک کام کرنے والا بازو ثابت ہو سکے

(نائب قائد ایثار)

قائدین خدام الاحمدیہ کی خدمت میں

قائدین حضرات سے التماس ہے کہ ماہ مئی کی وصول شدہ رقوم جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔ رقم کا مقامی طور پر پڑے رہنا مناسب نہیں۔ نیز بقایا جات ماہ جون دوسرے ہفتہ میں وصول کر کے مرکز کو ارسال فرمائیں (مہتمم مالی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تقریب شادی

ربوہ۔ مورخہ یکم جون ۱۹۶۷ء کو خاکسار کے بھتیجے عزیزم عمر حیات ابن برادرم مکرم حکیم محمد صدیق صاحب اور خاکسار کی بھتیجی عزیزہ شمشاد اختر بنت برادرم مکرم نعمت اللہ صاحب سابق درویش قادیان کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان دونوں کا نکاح مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۶۷ء کو محترم مولوی محمد دین صاحب ایم اے سابق لیکچرار تعلیم الاسلام کالج نے مسجد خلہ منڈی میں پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ مورخہ یکم جون کو ڈاکٹر داؤد احمد صاحب حال شبقدر کے مکان واقعہ دارالرحمت شرقی ربوہ پر جہاں خاکسار رہائش پذیر ہے عمل میں آئی۔ دعا محترم مولانا عنایت اللہ صاحب خلیل سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے کرائی۔

اس تقریب سعید کی خوشی میں برادرم مکرم فضل دین صاحب آف لائبیریا (مغربی افریقہ) نے اپنے مکان واقعہ دارالرحمت غربی ربوہ میں مورخہ ۲ جون ۱۹۶۷ء کو بعد نماز عصر دعوت ولیمہ کا اہتمام بصورت عصرانہ کیا۔ جس میں ازراہ شفقت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضور اقدس کی حرم محترم مدظلہا اور محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوت کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

میرے لئے یہ دوہری خوشی کا موقع تھا۔ کیونکہ ۱۹۴۷ء میں بغرض اعلائے کلمۂ اسلام مشرقی افریقہ جانے کے بعد میں برادرم مکرم فضل دین صاحب آف لائبیریا سے نہ مل سکا تھا۔ اس موقع پر لائبیریا سے ان کی تشریف آوری سے بیس سال بعد ان سے میری ملاقات ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہمارے خاندان کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت اور ثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔ آمین

(حکیم محمد ابراہیم سابق مبلغ مشرقی افریقہ دارالرحمت شرقی ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم محمد اشرف صاحب ساکن محلہ دارالعلوم غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم چوہدری احمد خان صاحب قریباً تین سال سے وفات پا چکے ان کا ایک مکان واقع محلہ دارالنصر ربوہ $\frac{29}{1}$ (نصف قطعہ) رقبہ دس مرلہ موجود ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے دو شرعی وارث ہیں (۱) محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرحوم (۲) شوکت بی بی صاحبہ دختر مرحوم یہ ورثاء رضامند ہیں کہ مذکورہ بالا مکان مع زمین میرے نام منتقل کر دیا جائے۔

اس درخواست پر ان دونوں کے دستخط ہیں۔ جس کی تصدیق مکرم مولوی عنایت اللہ خان صاحب خلیل صدر محلہ اور مکرم محمد حنیف صاحب سیکرٹری مال نے کی ہوئی ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آرہی ہیں۔

ملک سعید احمد مبارک مرچنٹ ٹنڈو محمد خان ضلع حیدرآباد

۲۔ منشی محمد دین صاحب کی آنکھوں کا اپریشن ریلوے ہسپتال لاہور میں ہونے والا ہے

(محمد صدیق ۷۵۰ جی ٹی روڈ مغلپورہ لاہور)

۳۔ برادرم عزیزم محمد بشیر آزاد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ کی اہلیہ صاحبہ عرصہ چھ ماہ سے شدید بیمار ہے۔ نیز والدہ صاحبہ کی طبیعت بھی ناساز ہے۔ احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں (حکیم محمد اسماعیل غلہ منڈی ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

برطانوی رضاکار اسرائیل پہنچنا شروع ہو گئے

خرطوم ۸ جون۔ روس اور چیکوسلاواکیہ نے سوڈان کی مسلح افواج کے لئے فوری طور پر اسلحہ مہیا کرنے کا اعلان کیا ہے۔ واضح رہے کہ سوڈان کی فوجیں مصری فوجوں کے دوش بدوش اسرائیل کے خلاف برسر پیکار ہیں اور اس نے امریکہ اور برطانیہ سے سفارتی تعلقات بھی منقطع کر لئے ہیں۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سوڈانی افواج مغربی اسلحہ سے لیس ہیں۔ اور وہ اب تک صرف مغربی ممالک سے اسلحہ حاصل کرتا ہے اس سے پہلے کی اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ سوڈان کے وزیر خزانہ نے روس اور چیکوسلوواکیہ کے سفیروں کو بلا کر انہیں بتایا ہے کہ سوڈان اپنی افواج کے لئے روس سے اسلحہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔

روس کے دو اور بحری بیڑے

القرہ ۸ جون۔ روس کے دو اور بحری بیڑے آج بحیرہ اسود سے بحیرہ روم میں داخل ہو جائیں گے۔ وہ کل آبنائے باسفورس سے گزریں گے۔ اس بیڑے میں ایک برف توڑنے والا جہاز اور ایک تارپیڈو کشتی بھی شامل ہے۔

امریکی اور برطانوی فرموں پر قبضہ

الجزائر ۸ جون۔ الجزائر کی حکومت نے امریکی اور برطانوی فرموں پر قبضہ کر لیا ہے اس اقدام کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ امریکہ اور برطانیہ جنگ میں اسرائیل کی مدد کر رہا ہے۔

جانسن کی طرف سے قرارداد پر عمل درآمد کی اپیل

واشنگٹن ۸ جون۔ صدر جانسن نے امید ظاہر کی ہے کہ مشرق وسطیٰ کی جنگ میں شریک تمام ممالک سلامتی کونسل کی منظور کردہ قرارداد کے مطابق جنگ بند کر دیں گے انہوں نے کہا کہ اس قرارداد سے ایک خطرہ دور ہو گیا ہے اور سلامتی کونسل میں تمام رکن ملکوں نے اس جنگ پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے نزدیک جنگ بندی ابتدائی قدم کے طور پر نہایت ضروری تھا۔

افریشائی ملکوں کی طرف سے عربوں کی مکمل حمایت

قاہرہ ۸ جون۔ افریقہ اور ایشیا کے تقریباً تمام ممالک نے اسرائیلی حملے کی شدید مذمت کی ہے۔ اور عرب ممالک کو اپنی حمایت کا مکمل یقین دلایا ہے۔ ان ملکوں نے اسرائیلی جارحیت کو عالمی امن کے لئے انتہائی خطرناک قرار دیا ہے۔

فرمانروائے افغانستان شاہ محمد ظاہر شاہ نے عرب حکمرانوں کو اسرائیلی جارحیت کے خلاف مکمل حمایت کا یقین دلایا ہے شاہ

نے عرب حکمرانوں کو اسرائیلی جارحیت کے خلاف مکمل حمایت کا یقین دلایا ہے شاہ نے عرب فرمانرواؤں کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اس نازک وقت میں افغانستان کی تمام ہمدردیاں اپنے عرب بھائیوں کے ساتھ ہیں۔ اور ہم جارح دشمن کے خلاف اپنی مکمل حمایت کا یقین دلاتے ہیں افغان وزیر اعظم میوندوال نے بھی عرب ملکوں کے وزرائے اعظم کو ہمدردی اور حمایت کا پیغام بھیجا ہے صدر یوگوسلاویہ اور بلغاریہ کے وزیر اعظم نے عرب ممالک پر اسرائیل کے حملے کی شدید مذمت کی ہے اور سامراجی قوتوں کی مداخلت پر اظہار تشویش کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ دنیا کے امن کی خاطر اس ننگی جارحیت کو روکنا نہایت ضروری ہے۔ گنی کے صدر سکوتورے نے اپنے ملک میں مقیم متحدہ عرب جمہوریہ کے سفیر کو طلب کیا اور یقین دلایا کہ تمام افریقی ملک عربوں کی حمایت کرتے ہیں۔ اور وہ اپنی آزادی و سالمیت کے لئے جس بے جگری سے لڑ رہے ہیں اس پر مطمئن ہیں انہوں نے کہا کہ ہم یہ فراموش نہیں کر سکتے کہ دوسری جنگ عظیم میں مرکزی گنی کے علاقے میں ہی یہاں اسرائیلی حکومت قائم کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا لیکن بعد میں یہ منصوبہ خاک میں مل گیا ورنہ آج ہمارے ساتھ بھی وہی سلوک ہوتا جو اس وقت عربوں کے ساتھ ہو رہا ہے۔ ہنگری کی حکومت نے ایک سرکاری اعلان میں مشرق وسطیٰ کے بحران پر اظہار تشویش کیا ہے۔ اور اسے عالمی امن کے لئے خطرناک قرار دیا ہے۔ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ ہنگری کی حکومت اسرائیلی جارحیت کی شدید مذمت کرتی ہے۔ اقوام متحدہ میں مالی اور موریطانیہ کے نمائندوں نے بھی عرب ممالک کی مکمل حمایت کا اعلان کیا ہے۔

قبرص کے صدر آرچ بشپ میکاریوس نے صدر ناصر کے نام اپنے پیغام میں اسرائیل کے حملے کی مذمت کی ہے اور عربوں کو دفاعی جنگ میں حمایت کا یقین دلایا ہے

کیوبا کی حکومت نے عربوں کی حمایت اور اسرائیل کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اب مشرق وسطیٰ میں سامراجیوں نے ایک نئی جدوجہد شروع کر رکھی ہے۔

امریکی سفارت خانے نذر آتش

قاہرہ ۸ جون۔ عربوں پر امریکی اور برطانوی طیاروں کی بمباری کے بعد دنیا کے تمام ملکوں خصوصاً عرب ملکوں میں امریکہ اور برطانیہ کے خلاف سخت احتجاجی مظاہرے شروع ہو گئے ہیں کل قاہرہ میں مشتعل مظاہرین نے امریکی سفارت خانے کو آگ لگا دی۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس پھینکی۔ مظاہرین اس وقت تک نہیں ہٹے جب تک کہ پورا سفارت خانہ آگ کی لپیٹ میں نہیں آگیا مشتعل مصریوں نے اسکندریہ میں بھی سخت مظاہرے کئے۔

الجزائری پریس سروس کے مطابق ہزاروں مشتعل مظاہرین نے امریکی شعبہ اطلاعات کو گھیر لیا اور اس کی کھڑکیاں دروازے وغیرہ توڑ دیئے۔ عمارت کو خاصا نقصان پہنچایا۔ مظاہرین نے "قاتل جانسن مردہ باد" کے نعرے بھی لگائے۔

الجزیرہ میں مشتعل مظاہرین نے امریکی سفارت خانے کو آگ لگا دی۔ تھوڑی ہی دیر میں سفارت خانے کی پوری عمارت آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آگئی۔ گزشتہ روز الجزائر نے امریکہ اور برطانیہ سے سفارتی تعلقات ختم کر دیئے ہیں۔ گزشتہ روز مظاہرین نے برطانوی قونصل خانہ تباہ کر دیا تھا۔ پولیس کے زبردست حفاظتی انتظامات کے باوجود سخت احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ پولیس نے الجزیرہ میں ثقافتی مرکز کو مظاہرین کے ہاتھوں بالکل تباہ ہونے سے بچا لیا۔

بیروت

عربوں پر امریکی اور برطانوی طیاروں کی بمباری کی اطلاع نے بیروت کے طول و عرض میں غم و غصہ کی لہر دوڑا دی۔ بیروت میں امریکہ اور برطانیہ کے خلاف سخت احتجاجی مظاہرے شروع ہو گئے۔ بیروت کی امریکی یونیورسٹی پر زبردست مظاہرہ ہوا جس کے سبب پولیس کو مظاہرین پر گولی چلانا پڑی۔

کل ہزاروں افراد نے پیکنگ میں متحدہ عرب جمہوریہ کے سفارت خانے اور برطانوی مشن کے سامنے امریکہ اور برطانیہ کے خلاف امریکہ اور برطانیہ کی جارحیت کی شدید مذمت کی۔ عوامی جمہوریہ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی صدر ناصر اور صدر عطاسی کے نام پیغام روانہ کر چکے ہیں جس میں عربوں کی ٹھوس امداد کی پیشکش کی ہے ممتاز چینی اخبار پیپلز ڈیلی نے روس پر الزام لگایا ہے کہ اس نے عربوں سے دغا کی ہے۔

مشتعل چینی مظاہرین برطانوی سفارتی مشن کی عمارت میں گھس گئے۔ کھڑکیوں کو سخت نقصان پہنچایا اور ملکہ الزبتھ کی تصویر پھاڑ دی۔ برطانوی ذرائع کے مطابق عرب اور کچھ غیر ملکی بھی شامل تھے جنہوں نے برطانوی مشن کی عمارت پر پتھراؤ کیا۔

—+—

ایثار کا تقاضا!

ایثار کا تقاضا ہے کہ ہماری زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں گزرے اور کوئی ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہو کیونکہ ہم اس مسیح پاک کے غلام ہیں جن کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَكَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُهٗ كَمِثْلِكَ دُرٌّ لَا یُضَاعُ یعنی خدا کی حمد ہے جس نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ (تذکرہ ص ۵۱۴)

قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ

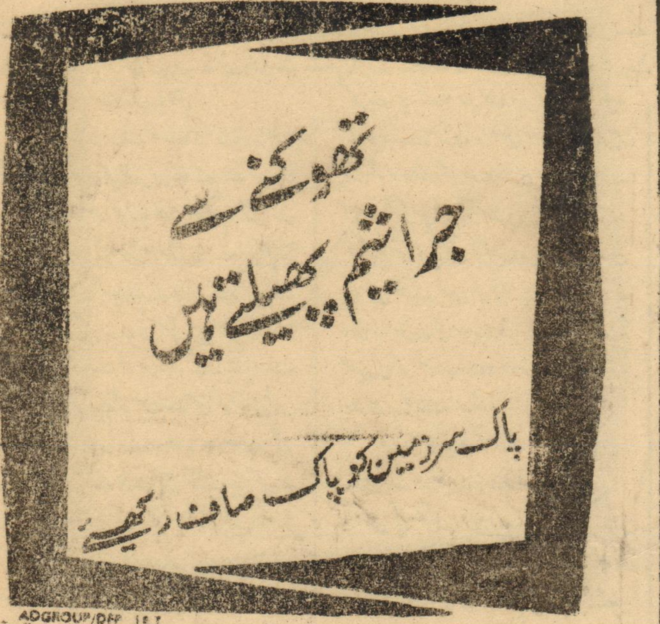

متحدہ عرب جمہوریہ اور شام نے بھی جنگ بندی کے متعلق سلامتی کونسل کی اپیل منظور کرلی

اسرائیل کی بحیثیت حملہ آور مذمت کرنے اور عارضی صلح کی سرحد تک فوجیں ہٹانے کا روسی مطالبہ

نیویارک ۹ر جون گزشتہ رات جب سلامتی کونسل کا اجلاس شروع ہوا تو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر اوتھان نے کونسل میں اعلان کیا کہ متحدہ عرب جمہوریہ نے بھی جنگ بندی سے متعلق سلامتی کونسل کی قرارداد منظور کرلی ہے۔ یہ اپیل کونسل کی دو قراردادوں میں کی گئی تھی۔ بعد میں دمشق ریڈیو نے بھی حکومت شام کی طرف سے جنگ بندی کی اپیل منظور کرنے کا اعلان کردیا اور دن سے پہلے ہی جنگ بند کرنے کا اعلان کردیا تھا۔

گزشتہ رات جب کہ مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا اجلاس ہو رہا تھا۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر اوتھان نے اقوام متحدہ میں متحدہ عرب جمہوریہ کے نمائندے کا ایک مراسلہ پڑھ کر سنایا جس میں کہا گیا تھا مجھے مصری حکومت کی طرف سے یہ ہدایت موصول ہوئی ہے کہ میں سلامتی کونسل کو مطلع کردوں کہ اس نے ۵ر اور ۶ر جون کی قراردادوں کے مطابق جنگ بند کرنے کی اپیل منظور کرلی ہے۔ بشرطیکہ دوسرا فریق بھی جنگ بند کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ امریکہ اور برطانیہ کے نمائندوں نے متحدہ عرب جمہوریہ کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ اس فیصلہ کی وجہ سے مشرق وسطیٰ میں پائیدار امن قائم ہو جائے گا۔ برطانوی نمائندہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ مشرق وسطیٰ کی اس جنگ میں دونوں فریقوں میں سے کسی کی بھی جیت نہیں ہوئی ہے البتہ اسے اقوام متحدہ کی جیت قرار دینا چاہیئے جس کی کوششوں سے دونوں فریق جنگ بندی پر آمادہ ہوئے۔

سلامتی کونسل کے اجلاس میں روس اور امریکہ نے دو قراردادیں پیش کی تھیں۔ روس نے اپنی قرارداد میں مطالبہ کیا تھا کہ اسرائیل کو حملہ آور قرار دے کر اس کی مذمت کی جائے۔ اور اس جارحیت کی اس کو سزا دی جائے نیز اسے مجبور کیا جائے کہ وہ ۱۹۴۹ء کی عارضی صلح کی سرحد تک اپنی فوجیں ہٹالے۔ امریکی قرارداد میں کہا گیا تھا کہ فوری جنگ بندی کے فیصلہ پر متعلقہ فریقوں سے عمل کرایا جائے اور جنگ بندی کے فوراً بعد مشرق وسطیٰ میں مستقل امن کے قیام کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں۔

امریکہ کے صدر جانسن نے جنگ بندی سے متعلق متحدہ عرب جمہوریہ کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے۔ اس سے قبل صدر جانسن اور روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے ٹیلیفون پر ذاتی پیغامات کا تبادلہ کیا تھا۔

متحدہ عرب جمہوریہ نے جنگ بند کرنے کا فیصلہ کل دن بھر اسرائیل اور متحدہ عرب جمہوریہ کے بکتر بند ڈویژنوں کے درمیان پانچ خونریز جنگوں کے بعد کیا۔ جن میں متحدہ عرب جمہوریہ کی فوجوں نے نہر سویز کی جانب اسرائیلی فوجوں کی پیش قدمی روکنے کی کوشش کی۔ کل قاہرہ ریڈیو نے اپنے ایک نشریہ میں بتایا کہ صحرائے سینا میں ٹینکوں کی ایسی خوفناک جنگ لڑی گئی جس کی مثال نہیں ملتی حتیٰ کہ اسرائیل کو تسلیم کرنا پڑا کہ مصری فوجیں انتہائی ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں اور انہوں نے زبردست جوابی حملے شروع کر دیئے ہیں۔ العریش کے قریب اسرائیلی فوجیں بری طرح گھیرے میں آگئی تھیں۔ اور ان کے متعدد بکتر بند دستوں کا صفایا بول دیا گیا تھا۔ اور ان کے بیس ہوائی جہاز بھی مار گرائے گئے تھے لیکن اسرائیلی فوجوں کو امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے فضائی تحفظ حاصل تھا جس کی وجہ سے جنگ کا پانسہ نہ پلٹ سکا۔

قاہرہ ریڈیو کا اعلان

قاہرہ ۹ر جون۔ آج صبح قاہرہ ریڈیو نے متحدہ عرب جمہوریہ کی طرف سے جنگ بندی کے فیصلہ کی تصدیق کردی۔ نیز اس نے یہ اعلان بھی کیا کہ صدر ناصر آج تیسرے پہر ریڈیو پر مصری عوام سے خطاب کریں گے۔

بھارت ہمیں دفاعی تیاریاں جاری رکھنے پر مجبور کر رہا ہے

پوری قوم کو بلوچستان کے بہادر عوام پر فخر ہے (صدر ایوب)

کوئٹہ ۹ر جون۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستان پائیدار عالمی امن پر یقین رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ تمام بین الاقوامی مسائل اور تنازعات کو بات چیت کے ذریعے باوقار طور پر حل کیا جائے۔ انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ بھارت کے غیر حقیقت پسندانہ رویہ نے پاکستان کو مجبور کر رکھا ہے کہ وہ اپنے دفاع کو نظر انداز نہ کرے اور اس معاملہ میں کسی قسم کی کوتاہی سے کام نہ لے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اپنے عوام کی تباہ حالی اور اقتصادی بحران کے باوجود اربوں روپے قرض لے رہا ہے اور اسے دفاعی تیاریوں پر صرف کر رہا ہے۔ انہوں نے یہ خیالات قلات ڈویژن کے عوام کی جانب سے مستونگ میں ایک سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے ظاہر کئے۔ سپاسنامہ خان آف قلات میر احمد یار خان نے پیش کیا تھا۔

صدر ایوب نے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ مجھے اور پوری قوم کو سابق بلوچستان کے بہادر اور محب وطن لوگوں پر فخر ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ سچے مسلمانوں کی حیثیت سے اپنے فرائض کو نہایت ذمہ داری سے پورا کریں گے۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ بدلتے ہوئے سماجی حالات سے پوری طرح باخبر ہیں آپ اس علاقے کی ترقی اور اجتماعی بھلائی کے لئے فکر و عمل کی نئی راہیں بھی اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

صدر ایوب نے کہا میں نے صوبائی حکومت کو ہدایت کی ہے کہ وہ قلات ڈویژن اور دیگر کم ترقی یافتہ علاقوں کی تیز رفتار ترقی کے لئے اپنے وسائل سے زیادہ سے زیادہ استعمال کرے۔ اب یہ آپ کا کام ہے کہ حکومت نے آپ کو جو سہولتیں فراہم کر رکھی ہیں ان سے فائدہ اٹھائیں۔ اگر ہم نے سخت محنت سے کام نہ کیا تو ہماری آئندہ نسل اور مستقبل کے مؤرخ ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گے۔

صدر ایوب نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان اپنے کشمیری بھائیوں کو حق خود ارادیت دلا کر رہے گا انہوں نے کہا کہ ہمیں کسی خاص ملک کی امداد یا حمایت پر بھروسہ کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ اور اپنے پختہ یقین پر بھروسہ کرنا چاہیئے یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیا میں ایسی قوموں کی کمی نہیں جو حق و انصاف کی حمایت کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اقتصادی اور معاشرتی ترقی انصاف اور سیاسی استحکام کے بغیر جمہوریت کا نعرہ کھوکھلا اور بے معنی ہے اور بے معنی ہے صدر ایوب نے بنیادی جمہوریتوں کے اداروں کی کارکردگی کی تعریف کی اور کہا کہ تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ نظام بہت مفید اور ملک کے لئے موزوں ہے۔

ضروری اعلان!

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے خطبات جو آپ نے قرآن مجید کی برکات کے متعلق دیئے تھے۔ "قرآنی انوار" کے نام سے شائع کئے جا رہے ہیں۔ نہایت عمدہ لکھائی کے ساتھ بلاکوں پر شائع ہوں گے۔ اعلیٰ کاغذ پر فی نسخہ ایک روپیہ چار آنے اور عام کاغذ پر چودہ آنے فی نسخہ کے حساب سے نظارت اصلاح و ارشاد سے مل سکیں گے۔ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان مطلوبہ تعداد سے مطلع کریں۔ تاکہ چھپواتے وقت اس کا اندازہ لگایا جا سکے کہ کس قدر تعداد میں خطبات کو چھپوایا جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ولادت

مکرم برادرم جناب رفیق چانن صاحب سوئس مقیم ایڈز دہلیز مرالہ ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۸؍۵ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم جناب خلیفہ علیم الدین صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت محمود احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ محترم رفیق چانن صاحب اور بیگم رفیق صاحبہ نومولود کی درازیٔ عمر اقبال مندی اور پُرجوش خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(ایچ عبدالرزاق بٹ ایڈز دہلیز جنڈیل ضلع سرگودھا)